بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت

عثمان غنی رضؓ

پر بہتان عظیم



عبدالحمید



مسجد المسلمین شہدادکوٹ ضلع قمبر شہدادکوٹ

تاریخ: ۱۳ ربیع الثانی، ۱۴۲۸ھ

01-05-2007

موبائل: 0301-3291314

سلسلہ اشاعت نمبر: ۲۶

کمپوزنگ: ایم اے آر کمپیوٹر سینٹر شہداد کوٹ

پرنٹنگ: ماشاءاللہ پریس شہداد کوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان کی اکثر مساجد میں نماز جمعہ کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کے بعد پہلے ایک اذان دی جاتی ہے، اس اذان کے کچھ دیر بعد امام یا مفتی صاحب منبر پر بیٹھ کر تقریر کرتا ہے، اور اس تقریر کے دوران لوگوں کو کسی بھی قسم کی نماز پڑھنے سے منع کیا جاتا ہے۔ پھر تقریر ختم کرنے کے بعد امام یا مفتی صاحب لوگوں سے کہتا ہے "اب تمہیں وقفہ دیا جاتا ہے جن لوگوں نے سنتیں پڑھنی ہیں پڑھ لیں"۔ جب لوگ سنتیں پڑھنے سے فارغ ہو جاتے ہیں تو پھر مؤذن سے اذان دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ پھر مؤذن دوسری اذان دیتا ہے۔ اذان کے بعد امام صاحب کھڑا ہو کر عربی میں دو خطبے پڑھتا ہے اور پھر اقامت کہی جاتی ہے، پھر دو رکعت نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے۔

محترم قارئین کرام اب ہم نے غور و فکر یہ کرنا ہے کہ کیا جمعہ پڑھنے کا یہ طریقہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے؟ یا..............؟

جمعہ پڑھنے کے اس طریقہ میں تین مسئلے، خصوصاً غور طلب ہیں۔

مسئلہ نمبر ایک پہلی اذان، مسئلہ نمبر دو پہلی اذان کے بعد منبر پر بیٹھ کر تقریر کرنا، مسئلہ نمبر تین دوران تقریر لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکنا اور تقریر کے بعد نماز کے لئے وقفہ دینا۔

محترم قارئین کرام پہلے مسئلے نمبر ایک پر غور و فکر کریں کہ پہلی اذان دینا سنت ہے یا بدعت؟ اس مسئلہ کے بارے میں جب ان علماء کرام سے پوچھا جاتا ہے کہ مولوی صاحب آپ جو جمعہ کے روز مسجد میں پہلی اذان دلواتے ہو تو کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز مسجد میں یہ اذان دلوائی تھی؟ تو علماء کرام جواب میں فوراً حضرت عثمان غنیؓ پر بہتان عظیم باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اذان حضرت عثمان غنیؓ نے دلوائی تھی حالانکہ عثمان غنیؓ پر ان علماء کرام کا یہ بہتان عظیم ہے۔ اور ثبوت میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کرتے ہیں کہ:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الزَّوْرَآءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ.

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ جلد اول باب ۵۷۵ حدیث ۸۶۵)

سائب بن یزیدؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں اور عمر فاروق کے دور خلافت میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھ جایا کرتا تھا پھر جب عثمان غنیؓ کا دور خلافت آیا تو اس وقت لوگ بہت زیادہ ہو گئے (مدینہ کی آبادی بڑھ گئی) تو عثمان غنیؓ نے زورا مقام پر (اذان سے پہلے نماز کے لئے) اعلان کروانا شروع کر دیا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ زورا مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے۔

محترم قارئین کرام اس حدیث مبارکہ پر غور کریں تو اصل بات آپ کی سمجھ میں آجائے گی کہ حضرت عثمان غنیؓ نے مسجد میں اذان نہیں کہلوائی بلکہ اعلان کروایا وہ بھی مسجد میں نہیں بلکہ مدینہ کے بازار میں۔ اور بازار میں اعلان کروانے کی وجہ بھی یہ بیان فرمائی کہ مدینہ کے لوگوں کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے مسجد میں جو جمعہ کے لئے اذان دی جاتی تھی وہ ان کو سنائی نہیں دیتی تھی کیونکہ اس وقت لاؤڈ اسپیکر وغیرہ تو تھے نہیں۔ اس لئے بازار میں اعلان کروا کر لوگوں کو نماز جمعہ کے لئے ہوشیار کیا جاتا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے پاس تو یہ عذر تھا کہ لوگوں کو اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی لیکن آج کل لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے اذان کی آواز پورے شہر میں گونج جاتی ہے۔ اور پھر حضرت عثمان غنیؓ نے تو مسجد میں اذان نہیں کہلوائی بلکہ بازار میں اعلان کروایا تھا لیکن آجکل آپ کے سامنے ہے کہ علماء کرام بازار میں اعلان نہیں کرواتے بلکہ مسجد میں اذان کہلواتے ہیں اور پھر حضرت عثمان غنیؓ کی طرف منسوب کر کے کہ یہ اذان حضرت عثمان غنیؓ نے کہلوائی تھی۔ ایسا کہنے والے علماء کرام حضرت عثمان غنیؓ پر بہتان عظیم

باندھتے ہیں۔

محترم قارئین کرام اس حدیث مبارکہ میں لفظ اذان نہیں ہے بلکہ نِدآء ہے اور نِداء مصدر ہے۔ اور اسم ہے جس کے معنی پکارنا یا بلانا ہے۔ کیونکہ یہ اعلان بازار میں کروایا گیا اس لئے حدیث مبارکہ میں بھی اس کو اذان نہیں کہا گیا، پھر جو مسجد میں کھڑے ہو کر نماز کے لئے نداء کی جاتی ہے یعنی نماز کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اس بلانے کو نبی ﷺ نے خود نداء نہیں بلکہ اذان فرمایا اور اس کے ثبوت میں حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ..... فَاُمِرَ بِلَالٌ اَيْشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

(صحيح بخاري كتاب الاذان باب ۲۹۱ حديث ۵۷۴ وصحيح مسلم)

حضرت انسؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا کہ وہ اذان میں دو، دو بار لفظ کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار۔

محترم قارئین کرام اس حدیث مبارکہ پر غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نداء کو اذان کا نام دیا اور دوسری نداء کو اقامت کا نام دے کر مسئلہ واضح فرمادیا کہ مسجد میں جو نماز کے لئے بلانے کا اعلان کیا جاتا ہے اسے اذان کہا جاتا ہے اور جو بازار میں نماز کے لئے بلانے کا اعلان کروایا جائے گا اسے اذان نہیں بلکہ (اعلان) نداء کہا جائے گا۔

یہ مختصر سا لکھنے کے بعد میری تمام علماء کرام کی خدمت میں خیر خواہانہ گزارش ہے کہ یا تو وہ یہ ثبوت دیں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے جمعہ کے روز مسجد میں اذان سے پہلے اور اذان کہلوائی تھی اور اگر ثبوت نہیں دے سکتے بلکہ ثبوت دے ہی نہیں سکتے تو پھر صحابہؓ کرام کو بدنام نہ کریں اور حضرت عثمان غنیؓ جیسی جلیل القدر ہستی پر یہ بہتان عظیم لگا کر انہیں بدنام نہ کریں اور اس قسم کی غلط بیانی کر کے صحابہؓ کے دشمنوں کو صحابہؓ پر طنز کرنے کا موقع فراہم نہ کریں۔

محترم قارئین کرام اب ہم مسئلہ نمبر ۲ پر غور و فکر کریں کہ یہ ہمارے علماء کرام جمعہ کے روز پہلی اذان کے بعد منبر پر بیٹھ کر جو تقریر کرتے ہیں ان کا یہ عمل سنت ہے یا

بدعت؟ جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ کتنے خطبے دیا کرتے تھے اور ان خطبوں میں کیا پڑھا کرتے تھے اس کے بارے میں حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.
(صحيح مسلم كتاب الجمعة)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ (جمعہ کے) ہمیشہ دو خطبے پڑھا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

صحیح مسلم میں ہی ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ:

عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَءُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ.
(صحيح مسلم كتاب الجمعة)

حضرت عمرہ کی بہنؓ نے فرمایا کہ میں نے سورۃ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے کیونکہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر یہ سورۃ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام ان دونوں حدیثوں میں یہ مسئلہ بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز اذان کے فوراً بعد منبر پر کھڑے ہوکر دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور ان جمعہ کے خطبوں میں حمد وثناء کے بعد پہلے سورۃ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ تلاوت فرمایا کرتے پھر اس کے بعد لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام ان دو خطبوں سے پہلے نہ تو الگ تقریر کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی بیٹھ کر خطبہ دینا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے بلکہ آپ کی وفات کے بعد اگر کوئی منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیتا تو صحابہ کرامؓ کا اس کے خلاف کیا ردعمل ہوتا تھا۔ اس کے بارے میں بھی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى..... وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا.

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

حضرت کعب بن عجرہؓ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر حضرت کعبؓ) نے فرمایا اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے (حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ میں فرمایا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

محترم قارئین کرام آج صحابہؓ کے نام پر مر مٹنے کی دعویٰ کرنے والوں میں سے کس میں یہ ہمت ہے کہ وہ جمعہ کے روز مسجد میں منبر پر بیٹھ کر تقریر کرنے والے کو خبیث کہہ کر اسے اس بدعت پر عمل کرنے سے منع کرے؟ لیکن میں جماعت المسلمین کا ایک ادنیٰ سا خادم ہوتے ہوئے تمام علماء کرام کی خدمت میں باعزت طور پر خیر خواہانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس عمل جمعہ کے روز اصل اذان سے پہلے منبر پر بیٹھ کر تقریر کرنے کا ثبوت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت کریں اور اگر سنت سے ثابت نہیں کر سکتے؟ بلکہ ثابت کر ہی نہیں سکتے۔ تو پھر جو عمل سنت سے ثابت نہ ہو اسے بدعت کہا جاتا ہے اور بدعت کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

اس لئے میری پھر بھی علماء کرام کی خدمت خیر خواہانہ گزارش ہے کہ یا تو اپنے اس عمل کا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت دیں۔ اگر ثبوت نہیں دے سکتے تو پھر جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے اس عمل کو چھوڑ دیں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

مطابق جمعہ کا خطبہ پھر شروع کر دیں۔

محترم قارئین کرام اب ہم مسئلہ پر غور کریں ... خطبہ کے دوران لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور ان سے پہلے ... لئے وقفہ کرتے ہیں۔ ہمارے علماء کرام کا یہ عمل کس حدیث سے ثابت ہے؟

اس عمل کے بارے میں احادیث رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں

عن جابر بن عبد الله قال جاء سُلَيكُ الغطفانيُ يومَ الجمعةِ ورسولُ الله ﷺ يخطب فجلس فقال له يا سُلَيكُ قُم فاركَعْ ركعتَين وتجوَّزْ فيهما ثمّ قال إذا جاء أحدُكم يومَ الجُمعةِ والإمامُ يخطبُ فليركعْ ركعتَين وليتجوَّزْ فيهما.

(صحیح مسلم کتاب الجمعة)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ایک دن جمعہ کے دن حضرت سلیکؓ مسجد میں آئے (اور بغیر دو رکعت پڑھے بیٹھ گئے) اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے خطبہ میں ہی فرمایا اے سلیک (تم بغیر دو رکعت پڑھے کیوں بیٹھ گئے) اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو اور مختصر پڑھو اس کے بعد آپ نے حکم عام فرمادیا کہ تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ پڑھ رہا ہو تو پھر بھی دو رکعت نماز ضرور پڑھو لیکن ہلکی پڑھو۔

محترم قارئین کرام اس حدیث مبارکہ میں تو یہ مسئلہ بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو خطبہ کے بعد دو رکعت کے لئے وقفہ نہیں دیا بلکہ خطبہ کے دوران ہی نماز نہ پڑھنے والے کو حکم فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو لیکن ہلکی پڑھو اور پھر بیٹھو بلکہ آپ نے قیامت تک کے لئے حکم عام فرمادیا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت بھی جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ضرور پڑھے لیکن ہلکی پڑھے۔ نبی ﷺ تو دوران خطبہ نماز پڑھنے کا حکم فرمائیں اور آج ہمارے علماء کرام لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع کریں۔ کیا یہ نبی ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں ہے؟

اس مسئلے کے بارے میں بھی جماعت المسلمین کا ایک ادنیٰ سا خادم ہونے

کی صورت میں میری تمام علماء کرام کی خدمت میں باعزت طور پر خیر خواہانہ گزارش ہے کہ وہ جو جمعہ کے روز دوران تقریر یا خطبہ لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور پھر بعد میں دلائل دیتے ہیں اپنے اس عمل کا سنت رسول ﷺ یا حکم رسول ﷺ سے ثبوت دیں؟ اور اگر ثبوت نہیں دے سکتے بلکہ ثبوت دے ہی نہیں سکتے؟ تو پھر سنت کے خلاف بلکہ حکم رسول ﷺ کے خلاف اپنے اس عمل کو چھوڑ کر سنت رسول ﷺ اور حکم رسول ﷺ کے مطابق دوران خطبہ اگر کوئی بغیر نماز پڑھے بیٹھ جائے تو اس سے مخاطب ہو کر اسے کہیں کہ فلاں بھائی صاحب اٹھو پہلے دو رکعت پڑھو اور پھر بیٹھ کر خطبہ سنو۔

محترم قائین کرام:۔ جمعہ کی نماز کا صحیح طریقہ جو ہمیں سنت رسول ﷺ سے ملا وہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو امام کے سامنے کھڑا ہو کر اذان دی جائے، اور اذان کے فوراً بعد امام منبر ہی پر کھڑے ہو کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پڑھے، پھر سورۃ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ تلاوت کرے پھر خطبہ میں ہی لوگوں کو نصیحت کرے اور خطبہ کے درمیان میں تھوڑی دیر بیٹھے خطبہ کے بعد جیسے ہی امام منبر سے اُترے تو فوراً اقامت کہی جائے اور پھر امام صفیں سیدھی کروائے پھر دو رکعت نماز جمعہ ادا کی جائے۔ (ماخذ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، احمد، نسائی، مسند صحیح)

اللہ تعالیٰ تمام فرقوں کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین.

مرتب
عبد الحمید
مسجد المسلمین شہدادکوٹ، ضلع قمبر شہدادکوٹ
تاریخ: ۱۳ ربیع الثانی، ۱۴۲۸ھ
01-05-2007
موبائل: 0301-3291314